خواجہ سراؤں کے حقوق کے تحفظ کا قانون مجریہ 2018

"The Transgender Persons (Protection of Rights) Act, 2018"

بنی ونوع انسان کی تخلیق کا مقصد جذبہ انسانیت کا فروغ باہمی مساوات، برداشت اور رواداری کا پر چار کرنا ہے۔ دینِ اِسلام کی اساس بھی مساوات اور بھائی چارے پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان کو برابر بنایا ہے۔ کوئی شخص دوسرے شخص سے رنگ، نسل، جنس یا مذہب کی بنیاد پر مختلف نہیں ہے۔ انسان کو چونکہ اشرف المخلوقات کا درجہ دیا گیا ہے لہذا یہ مقام بذاتِ خود قابلِ تعظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مرد وزن کو برابر حقوق کا حقدار قرار دیا اور بالحاظِ جنس تفاوت کو ناپسند قرار دیا ہے۔ اِسلام میں عورت کو اعلیٰ مقام دیا گیا ہے اور ماں بہن بیٹی یا بیوی کے روپ میں اس کے حقوق متعین کیئے گئے۔ تاہم معاشرے کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو محض جنس کا تعین نہ ہونے کی وجہ سے اِستحصال کا شکار ہو رہا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِس طبقے کی تخلیق بھی بطور انسان کی ہے اور یہ طبقہ بھی اشرف المخلوقات کے درجے پر فائز ہے اور اُن تمام حقوق کا حامل ہے جو کسی مرد یا عورت کو حاصل ہیں۔ معاشرے کے اس استحصال زدہ طبقے کو ہم "خواجہ سِراء یا مخنث" کا نام دیتے ہیں اور بد قسمتی سے اِس طبقے کے افراد سے ایسا ہتک آمیز رویہ روا رکھا جاتا ہے جو انسانیت کی تذلیل کے مترادف ہے۔ خواجہ سِراء ہمارے معاشرے میں اپنا جائز مقام حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ اِن کو دنیا میں لانے والے والدین بھی اِن کے وجود کو تسلیم کرنے سے انکاری ہوتے ہیں اور ایسے بچوں سے قطع تعلق کر کے اُن کو خواجہ سِراؤں کے سرکردہ گرو کے حوالے کر دیا جاتا ہے تا کہ وہ اپنے جیسے لوگوں کے مابین پل بڑھ کر اور ناچ گا کر گزر بسر کریں۔ تاہم دورِ جدید میں اب معاشرے کے اِس استحصال شدہ طبقے کے حقوق کے لیئے بین الاقوامی سطح پر کام شروع کیا گیا ہے اور بین الاقوامی سطح پر خواجہ سِراؤں کے حقوق کو تسلیم کیا جانے لگا ہے۔ برصغیر پاک وہند میں مغلیہ دورِ سلطنت میں خواجہ سِراؤں کو انتہائی ذمہ دار اور معتبر مانا جاتا تھا اور اُن کے ذمہ شاہی زنان خانے کی حفاظت کا کام دیا جاتا تھا۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ طبقہ نظر انداز ہوتا گیا اور صرف بھیک مانگنے اور شادی بیاہ پر ناچنے گانے کے کام تک محدود ہو گیا۔ خواجہ سِراؤں کے بے جا استحصال کے پیچھے معاشرتی بے حسی ہے جو اِن کو بطور انسان تسلیم نہیں کرتی۔ عوامی آگاہی کے اِس دور میں انسانی حقوق کے علمبرداروں نے معاشرے کے اِس پسے ہوئے طبقے کے لیئے آواز اُٹھائی، خود اِس طبقے میں شعور اور آگاہی نے جنم لیا اور خواجہ سِراؤں نے اپنے حقوق کے تحفظ کے لیئے جدو جہد شروع کی جس کے نتیجے میں حکومت پاکستان نے حال ہی میں خواجہ سِراؤں کے حقوق کو تسلیم کرتے ہوئے "**خواجہ سِراؤں کے حقوق کے تحفظ کا قانون مجریہ**

"The Transgender Persons (Protection of Rights) Act, 2018" نافذ کیا ہے۔ مذکورہ قانون کا مقصد

خواجہ سراؤں کے حقوق کو تحفظ دینا اور اُن کی فلاح کے لیئے اقدامات کرنا ہے۔ خواجہ سراؤں کے حقوق کے تحفظ کا قانون جامع طور پر خواجہ سراؤں کے حقوق کے تحفظ کے لیئے قواعد وضع کرتا ہے۔ مذکورہ قانون کی اہم شقات کا تذکرہ ذیل میں دیا گیا ہے۔

خواجہ سراؤں کی شناخت کو تسلیم کرنا:۔ (دفعہ۔3)

قانون ھذا کے مطابق کسی بھی خواجہ سراء کو اُس کی اپنائی گئی صنف/جنس کے مطابق تسلیم کیئے جانے کا حق حاصل ہے۔ ہر اُس خواجہ سرا جس کی صنف کو تسلیم کیا جا چکا ہو پر لازم ہے کہ وہ تمام متعلقہ ریاستی اداروں بشمول نادرا (NADRA) وغیرہ میں اپنا اندراج کروائے۔ ہر خواجہ سرا جس کی عمر اٹھارہ برس سے زائد ہو کے لیئے ضروری ہے کہ وہ بطور پاکستانی شہری اپنائی گئی صنف کے مطابق اپنا قومی شناختی کارڈ (NIC)، پیدائش کے اندراج کا سرٹیفکیٹ (CRC)، ڈرائیونگ لائسنس اور پاسپورٹ، نادرا کے قانون مجریہ 2000 یا دیگر کسی مروّجہ قانون کے تحت حاصل کرے۔ اسی طرح ایسا خواجہ سرا جو قانون ہذا کے نفاذ سے قبل ہی نادرا کی جانب سے جاری کردہ شناختی کارڈ حاصل کر چکا ہے کو اجازت ہے کہ وہ اپنائی گئی جنس کے مطابق اپنے شناختی کارڈ، پیدائش کے سرٹیفیکیٹ، ڈرائیونگ لائسنس یا پاسپورٹ پر اپنا نام اور جنس تبدیل کروالے۔

قدغنیں/ممنوعات:۔ (دفعہ۔ 4)

قانونِ ھذا میں خواجہ سراؤں کے ساتھ امتیازی رویہ اپنانے پر قدغن عائد کرتے ہوئے قرار دیا گیا ہے کہ کوئی بھی شخص درجِ ذیل بنیادوں پر خواجہ سراؤں کے ساتھ امتیازی سلوک روا نہیں رکھے گا۔

ا) تعلیمی اداروں میں تعلیمی خدمات کی فراہمی سے انکار کرنا اور ناروا سلوک کرنا؛

ب) دورانِ ملازمت تجارت یا پیشہ ورانہ خدمات کے حصول کے دوران ناروا سلوک رکھنا؛

ج) نوکری دینے یا پیشہ وارانہ خدامات لینے سے انکار کرنا یا نوکری سے نکال دینا؛

د) عام عوام کے استعمال کے لیئے مختص سہولیات یا اشیا کے استعمال یا مستفید ہونے سے امتیازی بنیادوں پر روکنا منع کرنا یا باز رکھنا؛

ہ) عوامی ذرائع آمدورفت کے استعمال، محفوظ سفر اور حقِ نقل مکانی، پر کسی قسم کی پابندی عائد کرنا باز رکھنا یا ناروا برتاؤ کرنا؛

و) منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کی وراثت، خرید وفروخت کرایے پر لینے یا دینے یا رہائش اختیار کرنے سے روکنا یا حق رہائش سے انکار کرنا، محروم رکھنا یا ناروا برتاؤ کرنا؛

ز) کسی نجی یا سرکاری عہدے پر تعیناتی کے مواقع سے محروم رکھنا یا امتیازی سلوک کرنا؛

ح) ایسے نجی یا سرکاری ادارے جس کے ذمہ خواجہ سراؤں کا خیال رکھنا، نوکری دینا یا اُن کی کفالت یا پناہ دینا ہو میں خواجہ سراؤں کے ساتھ ناروا سلوک رکھنا، ادارے تک رسائی نہ دینا یا ادارے سے نکال دینا؛

ہراساں کیئے جانے کے خلاف ممانعت:۔(دفعہ۔5)

قانون ھذا کی رُو سے کسی خواجہ سرا کو بلحاظ جنس، صنفی شناخت یا کسی صنفی اسلوب کی بناء پر اُن کے گھر میں یا گھر سے باہر ہراساں کیئے جانے کی ممانعت ہے۔

حکومت کے فرائض:۔(فعہ۔6)

معاشرتی سرگرمیوں میں خواجہ سراؤں کی مکمل اور موثر شمولیت اور نمائندگی کو یقینی بنانے کے لیئے حکومت درجِ ذیل اقدامات اُٹھائے گی:۔

ا) خواجہ سراؤں کے تحفظ اور بحالی کے لیئے حفاظتی مراکز محفوظ پناگاہوں کا قیام عمل میں لائے گی جہاں خواجہ سراؤں کو طبی سہولیات، نفسیاتی دیکھ بھال، مشاورت اور تعلیم بالغان کی سہولیات کی فراہی کو یقینی بنایا جائے گا۔

ب) ایسے خواجہ سراء جو کسی قسم کے جرائم میں ملوث پائے جائیں اُن کے لیئے علیحدہ جیل اور قید خانے وغیرہ قائم کیئے جائیں گے۔

ج) ایسے اداراتی طریقہ کار وضع کیئے جائیں جو سرکاری ملازمین بطورِ خاص قانون نافذ کرنے والے اور طبی اداروں کے ملازمین میں خواجہ سراؤں کے مسائل کے متعلق آگاہی اور شعور پیدا کریں اور مذکورہ افراد کی ضروریات کے مطابق اُن کو تحفظ اور مدد فراہم کریں:۔

د) ایسے پیشہ ورانہ تربیتی پروگرام وضع کیئے جائیں جن کی بدولت خواجہ سراؤں کو اپنی گزر بسر کے لیئے مالی مدد حاصل ہو سکے۔

ہ) چھوٹے موٹے کاروبار شروع کرنے کے لیئے آسان قرضہ جات، عطیات اور دیگر ترغیبات کے ذریعے خواجہ سراؤں کی حوصلہ افزائی کرنا۔

و) قانونِ ھذا کی اغراض کے حصول کے لیئے دیگر ضروری اقدامات اُٹھانا۔

خواجہ سراؤں کے حقوق اور اُن کا تحفظ :۔

قانون ھذٰا خواجہ سراؤں کے جن حقوق کو تحفظ فراہم کرتا ہے اُن کا تذکرہ ذیل میں دیا گیا ہے۔

حقِ وراثت : (دفعہ۔7)

کسی خواجہ سرا کو جائیداد میں سے اُس کا جائز حِصہ جس کا وہ بمطابق قانون حقدار ہو دیتے ہوئے کسی قسم کا امتیاز نہیں برتا جائے گا اور خواجہ سراء کے جائیداد میں حصے کا تعین قومی شناختی کارڈ پر درج اُس کی جنس کے مطابق پاکستان میں مروجہ وراثتی قوانین کی رُو سے کیا جائے گا۔ جو کچھ اس طرح ہوگا۔

i) مرد خواجہ سراء کے لیئے وہ حِصہ جو مرد وارث کو دیا جاتا ہے۔

ii) زنانہ خواجہ سراء کے لئے وہ حِصہ جو خاتون وارث کو دیا جاتا ہے۔

iii) ایسے خواجہ سراء جو زنانہ و مردانہ دونوں خواص کے حامل ہوں اور بوقتِ پیدائش اُن کو کسی خاص جنس سے منسوب کیا جانا مشکل ہو تو اُن کے حصے کا تعین درجِ ذیل شرائط کے مطابق کیا جائے گا:۔

الف) اٹھارہ برس کی عمر پر پہنچنے پر اگر کوئی خواجہ سراء خود اپنے لیئے مردانہ شناخت چُنتا ہے تو اُس کو وراثت میں مرد وارث کا حِصہ دیا جائے گا۔

ب) اٹھارہ برس کی عمر پر پہنچنے پر اگر کوئی خواجہ سراء پنے لیئے زنانہ شناخت کا انتخاب کرتا ہے تو اُس کو وراثت میں خاتون وارث کے لیئے مختص حصے کا حقدار ٹھہرایا جائے گا۔

ج) اٹھارہ برس کی عمر پر پہنچنے پر اگر خواجہ سراء کی جنسی شناخت، نہ تو مردانہ ہو اور نہ ہی زنانہ ہو تو اُس کا وراثت میں حِصہ مرد اور خاتون وارثان دونوں کے لیئے مختص حصے میں خاص تناسب سے دیا جائے گا۔

د) اٹھارہ برس سے کم عمر خواجہ سراء کی جنس کا تعین میڈیکل آفیسر مردانہ اور زنانہ غالب خصوصیات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کرے گا۔

حقِ تعلیم (دفعہ۔8)

کسی سرکاری یا نجی تعلیمی ادارے میں داخلہ لینے کے لیئے کسی بھی خواجہ سراء کے ساتھ اگر وہ مذکورہ اہلیت کا حامل ہو امتیاز نہیں برتا جائے گا۔

تمام تعلیمی ادارے خواجہ سراؤں کو تعلیمی میدان میں اور دیگر غیر نصابی سرگرمیوں اور تفریحی مواقعوں کی بلا امتیاز اور یکساں فراہمی کو یقینی بنائیں گے۔

حکومتِ پاکستان خواجہ سراؤں کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 25-A کے تحت مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کے لیئے اقدامات کرے گی۔کسی بھی سرکاری اور نجی تعلیمی ادارے کیجانب سے کسی بھی شخص کے لیئے اُس کی جنس، صنفی شناخت اور صنفی اسلوب کی بنا پر امتیازی رویہ رکھنا قانون کے برخلاف متصور ہوگا بشمول درج ذیل صورتوں کے۔

ا) یہ فیصلہ کرنا کہ کِن افراد کو داخلہ دیا جائے گا۔

ب) وہ شرائط وضوابط جن کی بنیاد پر داخلہ دیا جانا مطلوب ہو۔

ج) کسی شخص کو تعلیم سے متعلقہ دیگر خارجی مواقعوں اور تربیت دینے سے روکنا یا باز رکھنا۔

د) کسی شخص کی جنس یا صنفی شناخت یا صنفی اسلوب کی بناء پر کسی کو طالب علموں کو دی گئی مراعات یا سہولیات سے محروم رکھنا۔

حقِ ملازمت (دفعہ۔9)

حکومت اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 18 میں دیئے گئے حقِ ملازمت کی رُو سے خواجہ سراؤں کے لیئے کسی جائز پیشے اور کاروبار کے حصول کو یقینی بنائے گی تاکہ وہ جائز تجارت اور کاروبار جاری رکھ سکیں:۔

کوئی بھی تنظیم، ادارہ یا محکمہ، ملازمت کے معاملات میں کسی خواجہ سراء کے ساتھ منجملہ دیگر عوامل کے بھرتی، ترقی، تقرری، تبادلے اور متعلقہ معاملات میں تعصب روا نہیں رکھے گا۔کسی بھی آجر کے لیئے کسی ملازم/آجیر کے ساتھ اُس کی جنس، صنفی شناخت اور صنفی اسلوب کی بناء پر تعصب روا رکھنا درجِ ذیل صورتوں میں ناجائز ہے۔:۔

ا) یہ تعین کرنے میں کہ کس کو ملازمت پر رکھا جائے گا۔

ب) اُن شرائط وضوابط میں جن کی بناء پر ملازمت کی پیشکش کی گئی ہے۔

ج) ملازم کو ترقی تبادلے تربیت اور دیگر مواقعوں سے محروم رکھ کر یا باز رکھ کر۔

د) ملازم کو ملازمت سے برخاست کر کے۔

ذ) ملازم کو کسی اور ضرر یا گزند کا نشانہ بنا کر۔

حقِ رائے دہی: (دفعہ۔10)

5

کسی خواجہ سرا کو قومی صوبائی اور بلدیاتی انتخابات میں حقِ رائے دہی کے استعمال سے باز نہیں رکھا جائے گا اور خواجہ سراء کی بلحاظِ جنس پولنگ اسٹیشن تک رسائی کا تعین اُس کی شناختی کارڈ میں درج صنف کی بناء پر کیا جائے گا۔

عوامی عہدہ رکھنے کا حق:۔(دفعہ۔11)

کوئی بھی خواجہ سراء اگر انتخابات میں حصہ لے کر عوامی عہدہ رکھنے کی خواہش رکھتا ہو تو اُس کے ساتھ اُس کی جنس، یا صنفی، شناخت یا صنفی اسلوب کی بناء پر تعصب نہیں برتا جائے گا۔

حقوقِ صحت:۔(دفعہ۔12)

ا) پاکستان میڈیکل اور ڈینٹل کونسل کے تعاون سے خواجہ سراؤں سے متعلق مخصوص معاملاتِ صحت سے نمٹنے کے لیئے ڈاکٹروں اور نرسوں کے طبی نصاب کا جائزہ لینا اور تحقیق کے عمل کو بہتر بنانا۔

ب) ہسپتالوں اور دیگر صحت کے اداروں میں خواجہ سراؤں کے لیئے محفوظ اور سازگار ماحول تک رسائی یقینی بنانا۔

ج) خواجہ سراؤں کی تمام ضروری طبی اور نفسیاتی اصلاحِ صنفی علاج تک رسائی کو یقینی بنانا۔

حقِ اجتماع (دفعہ۔13)

حکومت پر لازم ہے کہ وہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 16 میں درج اجتماع کی آزادی کو خواجہ سراؤں کے لیئے یقینی بنائے۔ اِس ضمن میں حکومت خواجہ سراؤں کے تحفظ کے لیئے تمام ضروری اقدامات اُٹھائے گی اور امن وعامہ کو مدِنظر رکھتے ہوئے مناسب پابندیوں کے علاوہ کسی شخص کی جنس، صنفی شناخت اور صنفی اسلوب کی بناء پر کوئی تعصب نہیں برتا جائے گا۔

عوامی مقامات تک رسائی کا حق (دفعہ۔14)

کسی بھی خواجہ سراء کو کسی عوامی جگہ، تفریحی مقامات اور مذہبی جگہوں پر جانے سے صرف اس کی جنس، صنفی شناخت اور صنفی اسلوب کی وجہ سے نہیں روکا جائے گا۔ حکومت عوامی مقامات پر رسائی کے حق جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آرٹیکل 26 میں درج ہے کا حصول خواجہ سراؤں کے لیئے لازم بنائے گی اور خواجہ سراؤں کو اِن عوامی جگہوں اور مقامات میں داخل ہونے سے روکنا یا باز رکھنا ناجائز متصور ہوگا۔

حقِ جائیداد (دفعہ۔15)

کسی بھی خواجہ سراء کو جائیداد کی خرید وفروخت، کرایے یا پٹے پر لینے اور دینے سے محض اُس کی جنس، صنفی شناخت یا صنفی اسلوب کی بناء پر روکا یا باز نہیں رکھا جائے گا۔ کسی خواجہ سراء کو اُس کی صنف، صنفی شناخت اور صنفی اسلوب کی بناء پر جائیداد کی خرید وفروخت، کرایے یا پٹے پر لینے دینے سے باز رکھنا غیر قانونی ہوگا۔

بنیادی حقوق کی ضمانت:۔(دفعہ۔16)

متذکرہ بالا حقوق کے علاوہ ہر خواجہ سراء کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے باب اول کے حِصہ دوئم میں درج تمام بنیادی حقوق کا مکمل تحفظ حاصل ہوگا اور یہ حکومت کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ متذکرہ بالا تمام حقوق کا تحفظ خواجہ سراؤں کے لیئے یقینی بنائے اور اُن کے ساتھ جنس، صنفی شناخت یا صنفی اسلوب کی بناء پر کسی قسم کا تعصب روا نہ رکھا جائے۔

جرائم اور سزائیں:۔(دفعہ۔17)

جو کوئی بھی کسی خواجہ سرا کو بھیک مانگنے پر لگائے گا، مجبور کرے گا یا استعمال کرے گا اُس کو چھ ماہ تک قید کی سزا اور جرمانہ جو پچاس ہزار روپے تک بڑھ سکتا ہے یا دونوں سزاؤوں کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا۔

نفاذ کا طریقہ کار:۔(دفعہ۔18)

قانونِ ھٰذا کی رُو سے مندرجہ بالا آئینِ پاکستان، مجموعہ تعزیراتِ پاکستان مجموعہ ضابطہ فوجداری اور مجموعہ ضابطہ دیوانی میں درج چارہ جوئیوں کے علاوہ متاثرہ خواجہ سرا کو حق حاصل ہے کہ ضامن حقوق کی فراہمی سے انکار کی صورت میں وہ اپنی شکایت کے اندراج کے لیے وفاقی محتسب، قومی کمیشن برائے وقار نسواں اور قومی کمیشن برائے انسانی حقوق سے رجوع کرے۔

مزید معلومات کے لئے درج ذیل پتے پر رابطہ کریں۔

غناء سحر

ریسرچ آفیسر II

قانون وانصاف کمیشن